بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطباتِ سلطانیہ

شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں

باہتمام
ابو العطا حافظ نعمت علی چشتی

مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ ـــــ ساہیوال
☎ ۷۴۰۳۹

خطبات سلطانیہ

شیخ الاسلام
سید محمد مدنی میاں

مکتبہ
فریدیہ
ساہیوال

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا

جو پرے درجے کا جھوٹا ہو، چغلخور ہو۔ | عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۔

قرآن کریم کی روشنی میں سنو یہ نہ کہنا کہ ممبر سے گالی دے رہے ہیں۔ قرآن کا ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔ چغلخور بھلائی سے روکنے والا ہے حد سے بڑھنے والا ہے بڑا ہی گنہگار ہے بڑا سخت دل ہے اور اے محبوب! اس پر طرہ یہ کہ حرامزادہ ہے قرآن کا لفظ ہے جو گن رہے ہو زنیم کا لغت میں جا کر ترجمہ دیکھو۔ زنیم اسے کہتے ہیں کہ جس کے باپ کا پتہ ہی نہ ہو۔ دس عیب قرآن نے ولید بن مغیرہ کے شمار کرا دیے۔

سنی علماء گالی دیتے ہیں

آج یہاں پر میں ایک پیاری بات سناؤں گا آج علماء اہل سنت والجماعت کے اوپر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ گالی دیتے ہیں۔ کیا گالی دیتے ہیں؟ کسی کافر کو کافر کہہ دیا تو گالی ہے، کسی مشرک کو مشرک کہہ دیا تو گالی ہے۔ کسی منافق کو منافق کہہ دیا تو گالی ہے کسی رجیم کو رجیم کہہ دیا تو گالی ہے کسی خناس کو خناس کہہ دیا تو گالی ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سب گالی ہے تو یہ سب قرآن میں ہے پہلے قرآن کی مخالفت کرو جو خلاق والی کتاب ہے، جو آسمانی کتاب ہے جو صحیفۂ مبارکہ ہے۔ یہ سب الفاظ اسی قرآن میں ہیں اور اگر تم اسی کو قرآن کریم مانتے ہو جس میں یہ سب الفاظ ہیں تو تمہیں ان الفاظ کو گالی کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔ کیا خدا نے گالی دی ہے؟ حدیث شریف میں اگر منافقوں کو کلاب النار (جہنم کا کتا) کہا تو کیا رسول نے گالی دی ہے اور پھر اس کے بعد کہتے کیا ہیں؟ کافر کو کافر مت کہو مزہ تو یہ ہے کہ کافر کو کافر مت کہو کہنے والے خود کافر کہتے ہیں غور کرو کہتے ہیں کافر کو کافر نہ کہو کس کو کافر کہیں؟ کافر کو۔ جناب نے تو کہہ دیا کافر کو کافر نہ کہو۔ ان سے کہو کہ پھر مسلمانوں کو مسلمان بھی نہ کہو۔ پوچھا گیا کہ کافر کو کافر کیوں نہ کہیں؟ جواب دیا کہ تجھے کیا خبر کہ مرنے سے پہلے ایمان لے آئے تو ان سے کہو کہ مسلمان کو مسلمان بھی نہ کہنا، اس لیے کہ تجھے کیا خبر کہ مرنے سے پہلے کافر ہو جائے یہ کتنا بڑا افترا ہے شریعت پر۔ کیا رسول کا یہی پیغام تھا کہ کافر کو کافر نہ کہو اگر یہی پیغام تھا تو رسول نے خود کیوں کہا

قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۔ اے کافرو! یہ کس کو کہا تھا کافر ہی کو تو کہا تھا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ مشرکین نجس ہیں۔ یہ کس کو کہا؟ مشرکین ہی کو تو کہا گیا خناس کہا کس کو کہا؟ رجیم کہا کس کو کہا؟ شیطان کہا کس کو کہا؟ خبیث و خبیثات کے الفاظ قرآن پاک میں کیوں آئے؟ اور میں نے جو آیت مبارکہ سنائی، اس میں تو حرام زادہ تک کہہ دیا اس میں زنیم کا لفظ بھی آگیا معلوم ہو گیا کہ تم ابھی سمجھ ہی نہ سکے کہ گالی کس کو کہتے ہیں کافر کو کافر کہنا گالی نہیں ہے، شرابی کو شرابی کہنا گالی نہیں ہے۔ چور کو چور کہنا گالی نہیں ہے بدکار کو بدکار کہنا گالی نہیں ہے جو صفت جس کی ہو اس صفت سے اس کو یاد کرنا گالی نہیں ہے کسی مسلمان کو کافر کہو تو گالی ہے۔ کسی نیک کو برا کہو تو گالی ہے جو مصداق ہو اس مصداق والے کو وہی کہو تو گالی نہیں۔ مجھ سے تم یہ ضرور پوچھ سکتے ہو کہ جس کو مردود کہا ہے وہ واقعی مردود ہے کہ نہیں؟ جس کو خبیث کہا ہے وہ واقعی خبیث ہے کہ نہیں؟ یہ سوال تو معقول ہے مگر یہ کہنا تو غلط ہے کہ میں نے گالی دی ہے۔ جب میں ثابت کروں گا کہ واقعی وہ ایسا ہی ہے تو یہ چیز گالی نہیں بنتی اور جب تم گالی نہ سمجھو گے تو قرآن کریم کیا سمجھو گے؟

جواب دو کہ قرآن کریم میں جو کچھ ولید بن مغیرہ کو کہا گیا یہ گالی ہے کہ نہیں۔ اگر اس کو گالی کہو گے تو قرآن کریم کو کیا کہو گے۔ الغرض یہ گالی نہیں ہے اس لئے کہ جس کو ایسا کہا گیا تھا وہ واقعی ایسا ہی تھا۔ یاد رکھنا اس کو یہ بات بہت زیادہ لگی جاتی ہے۔ گالی دیتے ہیں۔ اچھا میں اب ایک بات اور بتاؤں۔ ولید ابن مغیرہ اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے کہا اے ماں! آج محمد عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے میرے دس عیب شمار کیے ہیں۔ نو کو تو میں جانتا ہوں، مگر یہ دسواں ہے یہ تو ہی بتا سکتی ہے میرے باپ کا کیا نام ہے؟ بتانا پڑے گا اور سن لو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بول سکتے دیکھا ولید سا نے مجنون کہا ہے اور اپنے دل میں یہ خیال بھی رکھے ہوئے ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بول سکتے۔

... باپ بہت ہی مالدار تھا اور
دولتمند تھا اسی لیے میں نے یہ سوچا کہ کہیں یہ دولت اس کے مرنے کے بعد اِدھر اُدھر منتشر نہ
ہو جائے الغرض تو ایک چرواہے کے گناہ کا نتیجہ ہے۔ دیکھا رسول کو گالی دینے والا اپنے
آئینے میں جو اپنے کو دیکھتا ہے تو کیا پاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر گستاخِ رسول کو تحقیق کرنا
چاہیے کہ اس کی نسل کا کیا حال ہے۔ بہر حال ماں نے جرم کا اعتراف کر لیا میں نے ایک بہت ہی
عجیب بات آپ کو سنادی ہے کافر نے کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جھوٹ بول نہیں سکتے
مانا نہیں مگر ابھی کہہ رہا ہے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بول سکتے۔ تمہیں حیرت
ہوگی کچھ ایسے لوگ آجکل ملتے ہیں جو کہتے ہیں خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔

ولید بن مغیرہ کہہ رہا ہے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بول سکتے یہ کیسے کلمہ
پڑھنے والے ہیں کہتے ہیں خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے اس سے ایک مسئلہ سمجھ میں آیا جس کو میں
عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ دیکھو شرک کس کو کہتے ہیں۔ شرک کہتے ہیں کہ خدا کی جیسی شان
ہے، ویسی کسی غیر خدا کی شان تم مان لو وہ شرک ہے خدا کی ذات کی طرح
کسی دوسرے کی ذات کو مان لو یہ شرک ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات جیسی کسی کی صفات تم
مان لو الغرض یہ شرک ہے کہ جیسے خدا کی شان ہے ویسے کسی کی شان مان لو۔ شرک ہے نا۔
اچھا تو اب جن کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے اگر ان کا بھی جھوٹ بولنا ممکن
ہے۔ تب تو شرک ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کا بھی جھوٹ بولنا ممکن اور بندے کا بھی جھوٹ
بولنا ممکن، تو شرک ہو گیا تو اب شرک سے بچنے کی ایک صورت ہے کہ خدا تعالیٰ کے جھوٹ
بولنے کو یہ ممکن کہیں اور اپنے جھوٹ بولنے کو واجب کہیں۔ اس لیے اگر اپنے
جھوٹ بولنے کو ممکن کہیں گے تو خدا تعالیٰ اور بندے کی شان ایک ہو جائے گی۔

رسول کو اس نے پاگل کہہ دیا، مجنوں کہہ دیا، تو کیا اس کا جواب
یہ تھا کہ ولید بن مغیرہ کے عیب کو شمار کرایا جائے یہ بھی کوئی جواب ہے۔ ٹھیک ہے
صاحب مولانا البشر صاحب کو کسی نے مجنوں کہہ دیا۔ میں ان کا چاہنے والا ہوں تو کیا میں اب اس
کے عیب کو شمار کروں۔ یہ کوئی جواب ہوا۔ عیب تو ظاہر ہو گیا وہ تو ٹھیک ہے مگر جواب کیا
ہوا۔ کیا رسول اسی لئے آئے تھے؟ کیا نبوت کا فریضہ ادا ہو گیا؟ کیا دعوتِ حق ادا ہو گئی؟ بہت
باریک نکتے کی طرف ذہن کو لے جا رہا ہوں۔ عیب گنانے کی کیا ضرورت؟ نہیں دوستو!
عیب گنانے کی کیا ضرورت؟ نہیں دوستو! عیب اس طرح سے نہیں گنایا گیا ہے بلکہ ولید
کے جن عیوب کو گنایا گیا ہے۔ ان میں بعض عیوب وہ ہیں جس کو ولید تنہا جانتا ہے اور
بعض عیوب وہ ہیں جن کو ولید کی ماں تنہا جانتی ہے۔ ایسے عیب شمار کرائے تو اب
یہ صرف عیوب کا شمار کرانا ہی نہیں ہوا۔ جواب بھی ہو گیا۔ ارے سن جس نبی کو تو مجنون
پاگل کہتا ہے، وہ تیرے اس عیب کو بھی جانتا ہے جس کو تیری ماں کے سوا کوئی نہیں جانتا

تو بتاؤ جو نبی اتنا جاننے والا ہو گا، وہ نبی ہو گا کہ مجنوں ہو گا۔ وہ رسول ہو گا کہ پاگل
ہو گا تو دیکھو عیب بھی شمار ہو گئے اور نبوت کا پرچار بھی ہو گیا۔ نبوت کا پیغام بھی پہنچ
گیا۔ نبی کی شان بھی ظاہر ہو گئی۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ابولہب اور اس کے بیٹوں کا حشر

اور تیزی سے میں آپ کو لے چلوں یہ
ابولہب کون تھا؟ یہ بھی تو بے ادبوں کا

[illegible] ہلاک ہوا ... وہ تو ہلاک ہو گیا تبت یدا ابی
لَہَبٍ وَّتَبَّ۔ وہ بھی ہلاک ہو گیا اور اس کی جورو ام جمیل بھی ہلاک ہو گئی دونوں کی
ہلاکت کا پیغام۔ ابولہب نے تو ایک بار کہا مگر آج چودھویں صدی ہے ہر نمازی اس پر
ہلاکت بھیج رہا ہے اور قیامت تک اس پر ہلاکت برستی رہے گی رسول کو ایک بار کہا تھا
اس نے اس کو تو دنیا نہیں جانتی۔ مگر اس پر دنیا آج تک لعنتیں بھیج رہی ہے۔ دیکھا آپ نے یہ
ابولہب کا عبرتناک انجام اور اس کے بعد اس کا غصہ دیکھو اس کے دو بیٹے تھے عتبہ و عتیبہ حضور کی
دو صاحبزادیاں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں، ایک حضرت رقیہ اور ایک حضرت ام کلثوم رضی اللہ
تعالیٰ عنہما اس وقت مشرکین سے نکاح جائز تھا، ابھی حرمت کی آیت نہیں اتری تھی تو ابولہب نے
کہا کہ تم لوگ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بیٹیوں کو طلاق دے دو اگر نہیں دو گے تو تمہیں اپنی
میراث سے محروم کر دوں گا۔ عتیبہ ڈرتا تھا، وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور معذرت کی اس نے بارگاہِ
رسول میں اور عرض کیا کہ میرا باپ اتنی سختی کر رہا ہے اس لیے مجبوراً میں طلاق دے رہا ہوں اور عتبہ نے گستاخانہ
انداز سے طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ العالمین اپنے کتوں میں
سے کسی کو اس پر مسلط کر دے اتنا کہنا تھا کہ ابولہب کہتا تھا کہ میرے بیٹے کا مستقبل خطرے میں ہے
عتبہ کے پیچھے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بددعا پڑ گئی ہے۔ کافر تو اختیار کو مانتا تھا، اگر
آج ایمان والے نہ مانیں تو تعجب ہے نا۔ میرے بیٹے کے پیچھے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
کی بددعا پڑ گئی ہے۔ الغرض ہر طرح اس کی نگرانی کرنے لگا۔ ایک مرتبہ تجارتی قافلے کا جب
اسے امیر بنا کر باہر جانا ہوا تو اپنے غلاموں کو اس نے تاکید کی تھی، ذرا عتبہ کا خیال رکھنا تو غلاموں
نے اس کا بڑا خیال رکھا۔ رات کے وقت جب پڑاؤ پڑا اور جب سونے کا وقت ہوا تو عتبہ کو

آتی ہے جو جانور بھی پہچانتے ہیں، وہاں کافر کی تلاش نہیں تھی، گستاخ کی تلاش تھی۔

کاتبِ وحی کا حشر

ایک کاتبِ وحی تھا، یعنی ابتداء میں وحی کی کتابت کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد ہوا کیا کہ مرتد ہو گیا۔ جب مرتد ہو گیا، تو مرنے کے بعد اسے دفن کیا گیا، تو زمین نے اسے اٹھا کر باہر پھینک دیا تو لوگوں نے سمجھا کہ شاید اصحابِ رسول نے اٹھا کر پھینکا ہو گا۔ پھر دفن کیا پھر پھینک دیا۔ تین چار مرتبہ جب پھینک دیا۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ رسول نے جس کو اپنے در سے نکال دیا ہے اسے زمین بھی قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرشِ نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

دوستو! ان تمام واقعات کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھو۔ ادب والوں کے حال کو مدِ نظر رکھو اور بے ادبوں کے احوال کو یاد رکھو۔ یہ ادب والے ہیں، یہ تقویٰ والے ہیں یہ اجرِ عظیم والے ہیں یہ مغفرت والے ہیں، یہ صلاح و فلاح والے ہیں، یہ کامیابی والے ہیں، یہ بے ادب ہیں، یہ رسوائی والے ہیں، یہ ذلت والے ہیں، یہ جہنم میں جانے والے ہیں، یہ قعرِ مذلت میں گرنے والے ہیں ان کے نتائج کو دیکھو اور ان کے نتائج کو بھی دیکھو اور ولید ابن مغیرہ جیسے بے ادب کو تو یہیں بھی سزا مل گئی۔ قرآن کریم کے اندر ہے سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ۔ یعنی اس کی سور جیسی تھوتھنی پر ہم داغ دیں گے۔ ذرا قرآن کا انداز تو دیکھو۔ سور جیسی تھوتھنی پر۔ یعنی یہیں چہرہ بگاڑ دیا جاتا ہے بے ادبوں کا۔ دیکھ لو کسی بے ادب کو پہچان لوگے۔

ازخدا خواہیم توفیقِ ادب ∴ بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

گستاخ اپنے وقت کا کتنا بڑا علامہ ہی کیوں نہ ہو، گستاخی کرکے پھر توبہ کر سکے گا ارے میاں! کتنے بڑے علامہ ہو۔ مگر جنت کو بے دیکھے مانا۔ جہنم کو بے دیکھے مانا۔ عذابِ قبر کو بے دیکھے مانا۔ ملائکہ کو بے دیکھے مانا۔ تو جب دیکھ کے ماننے والا نکال دیا گیا، تو بے دیکھے ماننے والوں میں کیا دیری؟ معلوم یہ ہوا کہ گستاخ کو توبہ کی توفیق نہ ہو گی۔ اسی لیے دیکھو ابلیس گستاخ تھا، اور خدا تعالیٰ کے عذاب کی سختی کو وہ جانتا تھا۔ مگر مغفرت نہیں مانگتا۔ مہلت مانگتا ہے، توبہ نہیں کرتا۔ اسے تو توبہ کرنی چاہیے تھی۔ مگر نہیں کرتا معلوم یہ ہوا کہ گستاخ جو ہوا کرتا ہے اس سے توبہ کی توفیق چھین لی جاتی ہے اور میں بتاؤں قرآن کریم کی آیت سے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۔ اے محبوب! دیکھو یہ تمہاری کیسی کیسی مثالیں لاتے ہیں۔ کبھی شاعر کہتے ہیں کبھی ساحر کہتے ہیں، کبھی سحر زدہ کہتے ہیں کبھی مجنون کہتے ہیں کیسی کیسی مثالیں لاتے ہیں، مگر یہ گمراہ ہو گئے۔ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا اب یہ راستے پر پلٹ کے آنے والے نہیں ہیں۔ ان سے استطاعت چھین لی گئی۔ لہٰذا میں بخاری ضرور رہے گی۔ سر پر قرآن بھی رہے گا مگر اگر گستاخی کی ہے تو توبہ نہیں کر سکیں گے توبہ کی توفیق چھین لی جائے گی۔ دیکھو فاروقِ اعظم دشمن ضرور تھے گستاخ نہ تھے خالد بن ولید دشمن ضرور تھے گستاخ نہ تھے ابو سفیان دشمن ضرور تھے گستاخ نہ تھے مگر ابو جہل گستاخ تھا عتبہ و شیبہ گستاخ تھا۔ ابو لہب گستاخ تھا عقبہ ابن ابی معیط گستاخ تھا ولید بن مغیرہ گستاخ تھا۔ دیکھو عکرمہ جو ابو جہل کے بیٹے تھے گستاخ نہ تھے، باپ گستاخ تھا، بیٹا گستاخ نہ تھا۔ بیٹا مومن ہوا، باپ رہ گیا۔

ہو۔ اگر تم اسلام کی بلندیوں کو سمجھنا چاہتے ہو۔ اگر تم اسلام کی رفعت کو سمجھانا چاہتے ہو تو تمہیں بانیِ اسلام کی شوکت کو سمجھنا پڑے گا۔ مکان کی عظمت مکین کی عظمت سے ہوتی ہے۔ اگر مکین بڑا ہوتا ہے تو مکاں بھی بڑا ہوتا ہے۔ کعبہ بڑا کیوں ہے؟ اس لئے کہ آپ اسے بیت اللہ کہتے ہیں۔ گنبدِ خضریٰ کیوں عظیم ہے، اس لیئے کہ وہ رسول کا مکان ہے تو جو مکان کی عظمت ہوتی ہے وہ مکین کی عظمت سے ہوا کرتی ہے۔ تو سنو جی بتاؤ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب چند قوموں کے افراد تمہارے سامنے ہوں گے یہ یہودی ہے۔ یہ عیسائی ہے یہ اہلِ ہنود ہیں کھڑے ہوئے ہیں اور ایک ہندو کہہ رہا ہے سنو جی! ہمارے رہنما کا حال پوچھنا چاہتے ہو۔ ہم جس کو رام کہتے ہیں ہم جس کو لچھمن کہتے ہیں، آؤ اس کی توانائیوں کو سمجھو۔ اس نے بہت بھاری کمان کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ عیسائی بولے گا سنو جی! ہم جس کو نبی مانتے ہیں، وہ ایسا نبی تھا جس نے مردوں کو زندہ کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے یہودی بولیں گے کہ دیکھو ہمارے حضرت موسیٰ کا حال یہ ہے کہ انہوں نے پتھروں سے چشمہ جاری کر دیا۔ دیکھو کوہِ طور پر کلام کیا۔ سب اپنے مرکزِ عقیدت کی تعریف کر رہے ہیں۔ بولو اے مسلمانو! ان کے مقابلے میں اگر تمہیں بولنا پڑے تو تم کیا بولو گے کیا یہی بولو گے کہ ہمارا نبی تمہاری طرح ہے۔ ہمارا نبی تو مر کے مٹی میں مل گیا ہے۔ ہمارا نبی تو پیچھے کے پیچھے کی بھی خبر نہیں رکھتا۔ ایسا جب تم کہو گے تو وہ کہیں گے پھر تو ہمارے اچھے ہیں تمہارے سے۔

سنو ایسے موقع میں مجھے بولنا پڑا تو میں کہوں گا کہ اے دھنش کے توڑنے والے تو نے اسی دنیا کی مادی دھنش کو توڑا اور پوری طاقت سے توڑا اور میرے رسول نے تو چمکتے ہوئے چاند کو توڑا اور ایک اشارے سے توڑ دیا۔